منقولی اشیاء کو قبضہ کیے بغیر بیچنے پر ملنے والے نفع کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-218 تاریخ:16-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے کچھ عرصہ اس طرح کام کیا کہ میں منقولی اشیاء کو خریدتا اور قبضہ میں آنے سے پہلے ہی یا قبضہ کئے بغیر اس چیز کو بیچ دیا کرتا تھا۔ مجھے مسئلہ کچھ ماہ پہلے معلوم ہوا اور اب میں توبہ بھی کر چکا ہوں اور اب اس طرح کا سودا نہیں کرتا۔ لیکن یہ ارشاد فرمائیں کہ میں نے جو پہلے ناجائز سودے کیے اور اس سے مجھے نفع ہوا تو کیا وہ میرے لئے حلال ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی اصولوں کے مطابق منقولی چیز کو خرید کر قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا ناجائز و گناہ ہے اور ایسا کرنا بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔ جب تک مبیع مشتری کے پاس ہو، ایسی بیع فاسد کو فسخ کرنا عاقدین پر واجب ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جتنی بیوع کو فسخ کرنا ممکن ہو ان کو فسخ کیا جائے لیکن اگر بیع کو فقہی طور پر فسخ کرنا کسی بھی طرح ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں بائع (جو کہ مسئولہ صورت میں سائل ہے) مشتری سے مبیع فاسد کی صرف قیمت یعنی مارکیٹ ویلیو کے مطابق جو ریٹ ہے صرف وہ لے سکتا ہے۔ اب بائع اس رقم سے آگے مزید نفع حاصل کرے یا اپنے پاس رکھے، دونوں صورتوں میں اس کے لئے کسی طرح کا تصدق کرنے کا حکم نہیں۔

منقولی چیز کو قبضہ میں آنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں، اس سے متعلق ہدایہ میں ہے: "من اشتری شیئا مما ینقل ویحول لم یجز لہ بیعہ حتی یقبضہ" یعنی: جس نے منقولی چیزوں میں سے کوئی چیز خریدی ہو تو اس کو قبضہ کر لینے سے پہلے آگے فروخت کرنا، جائز نہیں۔ (ہدایہ، جلد3، صفحہ59، مطبوعہ بیروت)

بیع فاسد کو ابتداءً فسخ کرنا عاقدین پر واجب ہے۔ چنانچہ در مختار میں ہے: "یجب (علی کل واحد منھما فسخہ قبل القبض) ۔۔۔ (او بعدہ ما دام) المبیع بحالہ" یعنی: بیع فاسد کو بائع و مشتری میں سے ہر ایک پر فسخ کرنا واجب ہے، خواہ مبیع پر قبضہ ہو جانے سے پہلے یا بعد، جب تک مبیع اپنی حالت پر قائم ہو۔

(مع درمختار، جلد5، صفحہ90، دار الفکر)

بیع فاسد میں مشتری پر قیمت دینا لازم ہوتا ہے۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "وفی الفاسد لم یملک الثمن بل تجب قیمة المبیع عند القبض "یعنی: بیع فاسد میں ثمن ملکیت میں نہیں آتا بلکہ مبیع پر قبضہ ہونے کے بعد خریدار پر مبیع کی قیمت لازم ہوتی ہے۔ (بحر الرائق، جلد 6، صفحہ 106، دار الکتاب الاسلامی)

ہدایہ میں بیع فاسد کے حکم سے متعلق ہے: "واذا قبض المشتری المبیع فی البیع الفاسد بامر البائع وفی العقد عوضان کل واحد منهما مال ملک المبیع ولزمته قیمته "یعنی: جب خریدار بیع فاسد میں بائع کی اجازت سے مبیع پر قبضہ کرلے اور عقد میں عوضین مال ہوں تو خریدار مبیع کا مالک ہو جائے گا اور اس پر مبیع کی قیمت دینا لازم ہو گی۔

مذکورہ عبارت (ولزمته قیمته) کے تحت علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ولا یخفی ان لزوم القیمة عینا انما هو بعد هلاک المبیع فی یده، اما مع قیامه فی یده فالواجب رده بعینه "یعنی: مخفی نہیں کہ خریدار پر مبیع کی قیمت دینا اس وقت لازم ہو گا جب مبیع خریدار کے پاس ہلاک ہو جائے۔ اگر خریدار کے پاس چیز موجود ہو تو بعینہٖ اس مبیع کو لوٹانا ہی واجب ہے۔ (فتح القدیر شرح الهدایه، جلد 6، صفحہ 459، مطبوعہ بیروت)

بیع فاسد میں بائع کو جو نفع حاصل ہو وہ بائع کے لئے حلال ہے۔ در مختار میں ہے: "انما (طاب للبائع ما ربح) فی الثمن "یعنی: بیع فاسد میں بائع کے لئے قیمت لے کر جو نفع ہو وہ حلال ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "(وطاب للبائع ما ربح لا للمشتری) صورة المسألة ما ذكره محمد في الجامع الصغير: رجل اشترى من رجل جارية بيعاً فاسداً بألف درهم وتقابضا وربح كل منهما فيما قبض يتصدق الذي قبض الجارية بالربح ويطيب الربح للذي قبض الدراهم "یعنی: (نفع بائع کے لئے حلال ہے نہ کہ مشتری کے لئے) امام محمد رحمہ اللہ نے جامع صغیر میں اس مسئلے کی جو صورت ذکر کی وہ یہ ہے کہ کسی نے بیع فاسد کے طور پر ایک ہزار درہم کے بدلے ایک باندی خریدی اور عاقدین نے مبیع و ثمن پر قبضہ کر لیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے نفع کمایا تو جس نے باندی پر قبضہ کیا تھا وہ نفع کو صدقہ کرے گا اور جس نے درہم پر قبضہ کیا تھا اس کے لئے نفع حلال ہے۔
(در مختار مع ردالمحتار، جلد 5، صفحہ 96، دار الفکر)

ہدایہ میں ہے: "(ومن اشتری جاریه بیعا فاسداوتقابضا فباعها) المشتری (وربح فیها تصدق بالربح ویطیب للبائع ما ربح فی الثمن) "یعنی: اگر کسی نے بیع فاسد کے طور پر باندی خریدی اور عاقدین نے باہم قبضہ کر لیا پھر خریدار نے باندی کو آگے بیچ کر نفع کمایا تو وہ نفع کو صدقہ کرے گا اور بائع کو ثمن سے جو نفع ہوا وہ حلال ہے۔

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ ما ربح فی الثمن کے تحت فرماتے ہیں: "الذی قبضہ من المشتری اذا عمل فربح "یعنی وہ ثمن جو مشتری سے ملا پھر جب اس میں تصرف کرکے نفع کمایا۔

(فتح القدیر شرح الھدایہ، جلد6، صفحہ473، مطبوعہ بیروت)

مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "بہر صورت قبضہ سے پہلے منقولات کو فروخت کرنا بیع فاسد ہے۔اور بیع فاسد کرنے والا گناہ گار ہے۔"

(وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ266، مطبوعہ کراچی)

بیع فاسد کو فسخ کرنا واجب ہے، اس سے متعلق بہار شریعت میں ہے: "بیع فاسد میں مشتری پر اولاً یہی لازم ہے کہ قبضہ نہ کرے اور بائع پر بھی لازم ہے کہ منع کردے بلکہ ہر ایک پر بیع فسخ کردینا واجب اور قبضہ کرہی لیا تو واجب ہے کہ بیع کو فسخ کرکے مبیع کو واپس کرلے یا کردے، فسخ نہ کرنا گناہ ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ714، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کوئی چیز معین۔۔۔ بیع فاسد کے طور پر خریدی اور تقابض بدلین بھی ہوگیا مشتری نے مبیع سے نفع اُٹھایا۔۔۔ اور بائع نے ثمن سے نفع اُٹھایا۔۔۔ تو مشتری کے لیے وہ نفع خبیث ہے، صدقہ کردے اور بائع نے ثمن سے جو نفع حاصل کیا ہے اُس کے لیے حلال ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ718، مکتبۃ المدینہ، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

08 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ 17 مئی 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com